سُود اور ربا، کے خلاف عُلماءِ کرام کی عوامی اور قانونی جدّوجہد

اور

www.KitaboSunnat.com

وفاقی شرعی عدالت

کا

تاریخ ساز فیصلہ

جمعیّت اتحاد العُلماء پاکستان

مُلتان روڈ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

سود اور رباء کے خلاف علماء کرام کی عوامی اور قانونی جدوجہد

اور

وفاقی شرعی عدالت

کا

تاریخ ساز فیصلہ

www.kitabosunnat.com

جمعیت اتحاد العلماء پاکستان، ملتان روڈ، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترتیب و تدوین ـــــ اسلامی اکادمی، منصورہ ۔ ملتان روڈ ۔ لاہور

نام کتابچہ: سود کے خلاف علماء کرام کی عوامی اور قانونی جدوجہد اور وفاقی شرعی عدالت کا تاریخ ساز فیصلہ

ترتیب: ـــــ ڈاکٹر سید اسعد گیلانی ۲۰۔ سی منصورہ ملتان روڈ لاہور

اشاعت زیر اہتمام: جمعیت اتحاد العلماء پاکستان، ملتان روڈ۔ لاہور

پریس: ـــــ میٹرو پرنٹرز۔ لاہور

ضخامت: ـــــ ۴۸ صفحات

قیمت: ـــــ

کتابت: ـــــ محمد شریف ایجوکیشن ٹاؤن۔ لاہور

سود کی ہر قسم اور اس کا لین دین کرنے والے ہر شخص اور ادارے کیخلاف خدا اور رسولؐ کا اعلانِ جنگ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدوجہد کے مراحل

- حرفِ اوّل — ڈاکٹر سید اسعد گیلانی
- مختلف شہروں میں سود کے خلاف علماء کرام کے اجتماعات
- خطباتِ جمعہ کی قرار دادیں
- لاہور میں علماء کرام کی مشاورت کے شرکاء
- مشترکہ جدوجہد کا اعلان
- راولپنڈی میں علماء کرام کا عظیم اجتماع
- وفاقی شرعی عدالت میں پیش کردہ مشترکہ بیان
- مشترکہ بیان پر دستخط کرنے والے علماء کرام کی فہرست
- عدالت میں مولانا گوہر الرحمٰن کا بیان
- وفاقی شرعی عدالت پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ
- آگے کا مرحلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا
مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ
وَرَسُولِهِ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ
لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، خدا سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے، اُسے چھوڑ دو، اگر واقعی تم ایمان لائے ہو، لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کی طرف سے تمہارے خلاف اعلانِ جنگ ہے، اب بھی توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تو اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حقدار ہو، نہ تم ظلم کرو، نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔"

(البقرہ : ۲۷۸، ۲۷۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفِ اوّل

اُمّتِ مسلمہ میں علمارِ حق کا گروہ حق کا سب سے بڑا علمبردار گروہ ہے اور انہیں کے دم قدم سے ملّت میں اسلام کا علم اور عمل جاری وساری ہے۔ بلاشبہ اسلامی تاریخ کے سارے ادوار میں علمارِ حق نے مشکل ترین حالات سے گزرتے ہوئے بھی اسلام کے علَم کو کبھی سرنگوں نہیں ہونے دیا، لیکن بدقسمتی سے علمارِ سُوءنے ملّت میں باہمی تفرقے کا بازار ہمیشہ گرم رکھا، جس کی وجہ سے مسلمان ملّت اسلام کے علم وشعور اور نفاذ کے بارے میں اپنا کردار ادا کرنے سے قاصر رہی، اگر علمارِ حق کا ایک متحدہ اور متفقہ پلیٹ فارم ملّت کے اندر وجود میں آجاتا تو مملکتِ پاکستان انتشارِ فکر وعمل کا گہوارہ بننے کی بجائے عالمِ اسلام کی قیادت کے مقام پر فائز ہوتی۔

پاکستان، جس کا مقصدِ وجود ہی نفاذِ نظامِ اسلامی تھا اور جو ربّ العالمین کی رحمتِ خاص کے نتیجے میں ۲۷ رمضان المبارک کی شبِ قدر کو وجود میں آیا تھا، بدقسمتی سے انگریز کے ناکارہ شاگردوں اور مغربی تہذیب کے دلدادہ عیش پسند حکمرانوں کے ہتھے چڑھ گیا، جس کی وجہ سے یہاں خدا اور رسولؐ کے احکام جاری کرنے کی بجائے ان نا اہل حکمرانوں نے انگریز کی ایک ایک کافرانہ روایت کو سینت سینت کر محفوظ رکھنے کی کوشش کی اور سود جیسی معاشی اور اخلاقی لعنت، جس کے خلاف ربّ العالمین نے سخت ترین الفاظ مذمت اور ممانعت کے لئے استعمال کئے ہیں، وہ لعنت بھی سرزمینِ پاکستان میں اب تک جاری چلی آتی ہے۔ اور ہم حرامِ صریح اور ملعون ترین سرمایہ دارانہ استحصالی، مہاجنی اور یہودیانہ معیشت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی زہریلی جڑ سود کو اب تک ختم نہیں کر سکے ہیں۔

جہاں اور بہت سے مسلمانوں نے پاکستان میں سود کے حق میں رائج قوانین کو وفاقی شرعی عدالت میں دستور پاکستان اور اسلام کی روشنی میں چیلنج کر رکھا تھا وہاں مزید چار افراد کی طرف سے بھی سود کو اس عدالت میں اوائل سال ۱۹۹۱ء میں چیلنج کر دیا گیا۔ یہ چار افراد راقم الحروف کے علاوہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک صاحب صدر مرکز علوم اسلامیہ منصورہ۔ جناب محمد سلمان ارشاد صاحب اور مرزا محمد مسعود صاحب پر مشتمل تھے۔ ہمارے وکیل مشہور ایڈووکیٹ جناب ارشاد احمد قریشی صاحب تھے۔ چند پیشیوں کے بعد بالآخر ہمارا دعویٰ سننے کے لئے بھی معزز عدالت نے ۱۷ر اکتوبر ۱۹۹۱ء کا دن مقرر کر دیا۔ اس دن کی پیشی کو مؤثر اور مدلل بنانے کے لئے علماء کرام نے جس جوش و جذبہ کا اظہار کیا اور متعدد علمی مجالس میں، وفاقی شرعی عدالت میں حاضری اور اس دن کی تیاری کا اہتمام کیا وہ جوش و جذبہ اور حمایت حق کے لئے تیاری اور علماء حق کی طرف سے حمیت و غیرتِ دینی کا بہترین مظاہرہ تھا، جس نے ہمارے اندر محبتِ دین کے چراغوں کو روشن تر کر دیا۔

۱۷ر اکتوبر کو وفاقی شرعی عدالت علماء کرام کے پُر وقار ہجوم سے بھرپور تھی۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک اور جناب ریاض الحسن نوری پر مشتمل علماء کرام کی دو رکنی مجلسِ علمی نے ایک متفقہ اور مشترکہ بیان مرتب کر کے عدالت میں پیش کرنے کے لئے تیار کر دیا تھا اور میری ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ اپنی باری آنے پر وہ بیان پڑھ کر سنا دوں۔ چنانچہ عدالت میں جب میرا نام پکارا گیا تو میں نے وہ بیان پورے اطمینان اور سکون کے ساتھ پڑھ کر سنا دیا۔ جسے معزز عدالت نے بہت صبر و تحمل اور توجہ سے سماعت فرمایا۔ وہ پورا بیان اس کتابچہ میں درج ہے۔ میرے بعد پروفیسر محمد یحییٰ نے مختصر خطاب کیا اور ان کے بعد عدالت نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا گوہر الرحمٰن صاحب کی موجودگی ان کی ہماری اور ان کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے انہیں بھی اظہارِ خیال کا موقع دیا۔ چنانچہ ان کا بیان بھی اس کتابچے میں درج ہے۔

۱۴ر نومبر ۱۹۹۱ء کو تین بجے بعد دوپہر مجھے ایک تار عدالت کی طرف سے ملا کہ ہمارے مقدمہ کا فیصلہ ۱۴ر نومبر کو سنایا جا رہا تھا، اگر یہ تار ایک دن بھی پہلے مجھے ملا ہوتا تو میں واقعی اُڑ کر بذریعہ ہوائی جہاز عدالت میں حاضر ہو کر اس عظیم مقدمے کا فیصلہ خود سنتا، جس میں اللہ ورسول ؐ کی طرف سے سود خوروں کے خلاف اعلانِ جنگ میں، مَیں اپنے رب اور اپنے رسول ؐ کا غلام اور کارندہ تھا، اپنے لئے اس سے بڑی سعادت کا میں تصور بھی نہ کر سکتا تھا، لیکن تار ملنے کے بعد میں یہی تصور کر سکا کہ اس وقت وہ فیصلہ سنایا جا چکا ہوگا۔ مجھے محکم یقین تھا کہ وفاقی شرعی عدالت اپنے رب کے حکم کو سربلند کرے گی، چنانچہ بعد میں ریڈیو اور ٹی وی کی خبروں نے میرے اس حسنِ ظن کی تصدیق کر دی اور دوسرے دن کے اخبارات میں اس فیصلے کا خلاصہ آ گیا۔ میرے لئے یہ فیصلہ روزِ عید کی مانند تھا۔ فیصلے کا خلاصہ بھی یہاں درج کیا جا رہا ہے، البتہ مفصل فیصلہ آنے کے بعد اس کی اشاعت کا علیحدہ انتظام کیا جا سکے گا۔ اس ساری جدوجہد میں ہمارے احباب جناب محمد سلمان ادشاد، جناب مرزا مسعود احمد صاحبان اور علماء کرام کا کردار بہت درخشان اور بہت حوصلہ افزا رہا۔ جس کے لئے ہم اس کامیابی پر ان کو مبارکباد دیتے ہیں۔

یہی کچھ اس مقدمے کی روداد ہے جو اس کتابچے میں مرتب کر دی گئی ہے۔

منصورہ

۱۴ر نومبر ۱۹۹۱ء ڈاکٹر سید اسعد گیلانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مختلف شہروں میں علماء کرام کا اجتماع

اجتماع لاہور ۔ بتاریخ ۷ ، اکتوبر ۱۹۹۱ء

ملک سے سود کی لعنت کے خاتمے کے لئے مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنے اور منظم جدوجہد شروع کرنے کے لئے مشاورت کی خاطر منصورہ میں ڈاکٹر سید اسعد گیلانی کی زیر صدارت مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علمائے کرام کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مفتی محمد حسین نعیمی، مولانا فتح محمد، ریٹائرڈ جسٹس ملک غلام علی، شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک، حافظ عبدالرحمٰن مدنی، مولانا ملک عبدالرؤف، مولانا عبدالرشید ارشد، مولانا محمد عبدالعلیم قاسمی، مولانا ریاض الحسن نوری، پروفیسر عثمان غنی، ارشاد احمد قریشی ایڈووکیٹ، سید خورشید احمد گیلانی، مولانا عبدالوکیل علوی، مولانا عبدالغفور، حافظ زبیر احمد ظہیر، حافظ صلاح الدین یوسف، قاری محمد حنیف شمسی، حافظ عطاء الرحمٰن، حافظ محمد عارف، مولانا سلیم اللہ ارشد، حافظ محمد اکرم، مولانا محمد سیف اللہ خالد، مولانا محمد صادق صدیقی، مولانا عبدالرزاق، ابوالبدر مولانا محمد شمس الزمان قادری، مولانا محمد عبداللہ علوی، پروفیسر عبدالحمید ڈار، ڈاکٹر خالد علوی، مولانا عبدالرحمٰن سجاد، حافظ حبیب الرحمٰن، نواب الدین چوہدری، جناب مرزا محمد مسعود اور جناب محمد سلمان ارشاد نے شرکت کی۔

اجلاس میں شریک تمام علماء کرام نے یقین دلایا کہ اس مقدمے کے سلسلے میں وہ بھرپور تعاون کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ سود کے خلاف تقاریر کرنے کی اپیل

مختلف مکاتبِ فکر کے علماء کرام نے اپنے اسی اجلاس میں ائمہ کرام اور خطیب حضرات سے اپیل کی۔ ... کہ وہ ۱۱ اکتوبر کو جمعہ کے خطبوں میں ......

... سود کے خلاف تقاریر کریں اور حکومت سے مطالبہ کریں کہ سودی نظام کی لعنت سے ملک کو نجات دلائی جائے۔

الحمدللہ اس اپیل کے نتیجہ میں لاہور کی مختلف مساجد میں قراردادیں پاس کی گئیں اور علماء نے اپنے خطباتِ جمعہ میں کتاب و سنت کو بالاتر آئین قرار دینے اور "سود" کی حرمت کو موضوع بحث بنایا۔ اس موقع پر پاس کی جانے والی قراردوں کی خبر اخبارات میں شائع کی گئی۔ اخبارات میں شائع شدہ خبر کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

خطباتِ جمعہ اور علماء کرام کے اجتماع کی قراردادیں

لاہور ۱۱ر اکتوبر ۱۹۹۱ء

لاہور کی بے شمار مساجد، بالخصوص مسجد الحسن جامعہ اشرفیہ، جامع منصورہ، دارالعلوم حنفیہ لبرٹی مارکیٹ، مدرسہ حنفیہ بہاولپور ہاؤس، جامع آسٹریلیا، جامع مسجد مزنگ، جامع مسجد اہل حدیث شادباغ، مسجد القدس گلبرگ اور مسجد شانِ اسلام گلبرگ میں خطیب حضرات نے اپنے خطباتِ جمعہ میں ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی اور سودی نظام کو غیر معینہ مدت کے لئے تحفظ دینے پر تشویش کا اظہار کیا اور ایک قرارداد منظور کی گئی، جس میں سودی نظام کو بلا تاخیر ختم کر دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"۴۴ سال گزرنے کے باوجود پاکستان کو اس کے حقیقی مقصد یعنی اسلامی نظام کے نفاذ سے محروم رکھا گیا ہے۔ موجودہ برسرِ اقتدار طبقہ، جس کو ملک کے عوام نے اسلامی نظام کے وعدہ پر شاندار کامیابی سے ہمکنار کیا تھا، نے ابھی تک معیشت، عدالت، سیاست اور قانون کے دائروں میں اسلامی اقدار کی تنفیذ میں کوئی پیش رفت نہیں کی۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ:

۱۔ آئین میں حسبِ وعدہ فی الفور ترمیم کی جائے کہ جس کی رو سے کتاب وسنّت کو بالادستی حاصل ہو اور کوئی قانون سازی اور انتظامی حکم اور عدالتی فیصلہ کتاب وسنّت کے منافی جاری نہ کیا جا سکے۔

۲۔ شریعت ایکٹ ۱۹۹۱ء میں سودی نظام کو غیر معیّنہ مدت کے لئے جو تحفظ دیا گیا ہے، اسے ختم کر کے مُلکی معیشت سے سود کو جلد از جلد ختم کیا جائے"۔

اجتماعاتِ جمعہ میں اس عزم کا اظہار بھی کیا گیا کہ اگر موجودہ حکومت نے اپنے وعدے کا پاس نہ کیا اور سود اور غیر اسلامی قوانین کے خاتمے کی طرف توجہ نہ کی تو اسے عوام کے شدید ردِ عمل کا سامنا کرنا پڑے گا اور وہ اپنے حقِ حکمرانی سے محروم ہو جائے گی۔

دریں اثنا جامعہ منظور الاسلامیہ میں مجلس خلافت کے تحت منعقدہ علماءِ کرام کے ایک اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ۱۹۸۲ء کو اسلامی نظریاتی کونسل نے جو مسودۂ قانون برائے "ممانعتِ سود" حکومت کو پیش کیا تھا، اسے بلا تاخیر نافذ کر دیا جائے بصورتِ دیگر ارشادِ الٰہی:

"پس اللہ اور اُس کے رسول ؐ کی طرف سے تمہارے خلاف اعلانِ جنگ ہے"۔

کی روشنی میں سودی نظام کے خلاف کھلی جنگ کا اعلان کر دیا جائے گا، جیسے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظالمانہ نظام کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ پھینکنے تک جاری رکھا جائے گا۔ اس اجلاس میں مولانا وصی مظہر ندوی، مولانا مفتی غلام سرور قادری، مولانا محمد عبدالعلیم قاسمی، مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی، مولانا پیر سیف اللہ خان، مولانا خورشید احمد گنگوہی، مولانا عبدالرؤف ملک، مولانا عبدالمالک اور لاہور کے دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔

(بحوالہ روزنامہ نوائے وقت، پاکستان، مشرق)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشترکہ جدوجہد کا اعلان

راولپنڈی میں علماء کرام کا عظیم اجتماع

بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۹۱ء

ملک کے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام نے وطن عزیز پاکستان میں سود کے خاتمے کے لیے مشترکہ جدوجہد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس فیصلہ کا اعلان گزشتہ روز دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث اور جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے نمائندہ علماء کرام کے ایک خصوصی اجلاس میں کیا گیا۔ علماء کا یہ اجلاس جمعیت اتحاد العلماء صوبہ پنجاب کے ناظم اعلیٰ اور جامعہ صدیقیہ اسلامیہ کے مہتمم مولانا عبدالجلیل نقشبندی کی دعوت پر منعقد ہوا تھا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صاحبزادہ مولانا عبدالرحمٰن اشرفی مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور نے علماء کرام کے اتحاد کو وقت کی ضرورت قرار دیا اور کہا۔ اگر علماء کرام ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہو جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ملک میں اسلامی شریعت کا بول بالا نہ ہو سکے۔ انہوں نے سود کی لعنت کے خاتمے کے لئے علماء کے اتحاد پر مسرّت کا اظہار کیا اور اسے ایک نیک فال اور پاکستان کے مستقبل کے لیے شریعت اسلامیہ کے نفاذ کے ضمن میں ایک اہم پیش رفت سے تعبیر کیا۔

جمعیت اتحاد العلماء پاکستان کے مرکزی صدر شیخ الحدیث مولانا عبدالمالک نے کہا کہ علماء و مشائخ کو ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور لادینیت کے خاتمے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ لادینیت صرف ایک عورت کی حکمرانی ہی نہیں تھی بلکہ آج ملک میں پائی جانے والی افراتفری، لاقانونیت، قتل و غارت گری اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سودی معیشت کے خاتمے کے لئے بھی علماء کو آواز اٹھانی چاہیئے۔ انہوں نے مختلف مکاتب فکر کے نمائندہ علماء کرام کے ایک ایسے مستقل ادارے کے قیام کی ضرورت پر زور دیا۔ جسکی طرف عوام اپنے مسائل کے حل کے سلسلے میں رجوع کرسکیں مولانا عبدالمالک نے کہا کہ ملک میں سودی نظام کے خاتمے کے لئے وفاقی شرعی عدالت میں علماء کی طرف سے متفقہ بیان سود کے خلاف داخل کیا گیا ہے۔ سود کو اللہ اور رسول ؐ نے حرام قرار دیا ہے۔ اب جو بھی اس کو جاری کرے گا یا جاری رکھے گا وہ مجرم ہے۔ کسی عالم نے اب یا اس اس سے قبل سود کے جائز ہونے کا کبھی فتویٰ نہیں دیا۔ سود کا لین دین کرنے والے آخرت میں مجرم ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ اُمت اور عوام کی رہنمائی کریں۔ اگر قوم کو کوئی نفع ہو تو علماء کی بدولت اور اگر قوم کو کوئی نقصان پہنچتا ہے تو علماء سے بھی باز پرس ہوگی۔

www.kitabosunnat.com

مولانا ریاض الحسن نوری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب سے انسان کی تاریخ ہمارے سامنے آئی ہے تمام الہامی مذاہب نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ متفقہ مسئلہ ہے۔ حیرت ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سود کے خاتمے کے لئے ہمیں وفاقی شرعی عدالت میں جانا پڑ رہا ہے۔ سود کے حرام ہونے میں کوئی امر مانع نہیں ہے اور اس میں حیلہ بازی کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مختلف حیلوں سے سود کو جائز کرنے اور جاری رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

پروفیسر محمد یحیٰی نے کہا کہ الحمدللہ آج ہم اپنے اصل مقصد اور ہدف کی طرف پیشقدمی کر رہے ہیں۔ موجودہ آئین کے تحت ہم عدالتوں میں جاکر یہ بات کرسکتے ہیں کہ فلاں چیز قرآن وسنّت کے خلاف ہے، اس کو بدلا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جس معیشت کی بنیاد سود پہ ہوگی وہ قطعی طور پہ فائدہ مند نہیں ہوسکتی۔ سودی نظام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے خاتمے کے بعد ہی ہم بیرونی ممالک کے قرضوں اور دیگر قباحتوں سے عملاً آزاد ہو سکتے ہیں۔ حکومت سودی نظام کے خاتمے کے لئے مختلف حیلے بہانے تراشتی رہتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت بینک اور تاجر سودی نظام کو برقرار رکھنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ پروفیسر یحییٰ نے کہا کہ قانونی جنگ میں علماء کو آگے آگے ہونا چاہیئے علماء زندگی کے تمام میدانوں میں اُمت کی رہنمائی کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ اگر اس فرض کو پورا نہ کیا گیا تو عنداللہ بھی ہم مجرم ہوں گے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ ہم علماء کا ایک مستقل فورم بنا کر ان تمام قوانین کو چیلنج کریں جو غیر اسلامی ہیں۔

مولانا فتح محمد نے کہا کہ سود کو آئین میں جو تحفظ دیا گیا تھا، اس کی مدت ختم ہونے کے بعد علماء کرام نے سود کے خاتمے کے سلسلے میں ایک اہم مقدمہ وفاقی شرعی عدالت میں دائر کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی جے آئی کی حکومت ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے وعدے کے ساتھ برسر اقتدار آئی تھی، مگر ایک سال ہونے کے باوجود حکومت نے اسلامی نظام کے سلسلے میں کوئی واضح پیش رفت نہیں کی ہے۔ اس سلسلے میں حکومت کی اپنی مجبوریاں ہو سکتی ہیں، مگر اہلِ دین اور علماء کرام کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنا اپنا فرض ادا کریں۔ انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ علماء کرام اگر بیدار ہو جائیں اور متحد ہو کر مہم چلائیں تو امید ہے کہ موجودہ حکومت سے اپنے مطالبات منوا سکتے ہیں۔

مولانا خورشید احمد گنگوہی (لاہور) نے کہا کہ سود اکبر الکبائر ہے۔ یہ فرنگی کا چھوڑا ہوا نظام ہے۔ بظاہر فرنگی نے ہمیں آزاد کر دیا ہے، مگر معاشی میدان میں ہمیں ابھی تک جکڑا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علماء و مشائخ دینی و دنیوی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور میدانِ عمل میں آئیں۔ سود کے خاتمے کے لئے ہمیں قلمی میدان کے ساتھ ساتھ منبر و محراب کو بھی استعمال کرنا چاہیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر منصور علی (لاہور) نے کہا کہ سود کا حرام ہونا نص قطعی سے ثابت ہے۔ سود ایک لعنت ہے۔ سودی نظام سے نجات حاصل کرنے کے لئے قانونی طور پر کوششیں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سودی کاروبار میں ملوث ہے، اور اب تک حکومت نے سودی نظام کے خاتمے کے لئے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ سودی نظام کی وجہ سے معاشرے میں بے شمار قباحتیں پھیلی ہوئی ہیں، اگر ہم اس کے خاتمے میں کامیاب ہو گئے تو معاشرے میں امن و سکون اور فلاح و بہتری کے آثار پیدا ہوں گے۔

علامہ غلام رسول راشدی نے کہا کہ یہ تمام مکاتب فکر کے علماء کا نمائندہ اجلاس ہے۔ اب حکومت کے لئے عافیت اسی میں ہے کہ وہ سود کے خاتمے کے لئے عملی اقدامات کرے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سابقہ قرضوں کی ادائیگی کے سلسلے میں ۸۰ ارب روپے سالانہ سود ادا کر رہی ہے۔ سودی نظام کی وجہ سے معاشی بحران اور معاشی ناہمواریاں ہیں۔ سابقہ حکومتوں کی طرح موجودہ حکومت سے بھی کوئی خیر کی توقع نہیں ہے۔ حکومت اپنے بیرونی آقاؤں کو خوش کرنا چاہتی ہے، اور اپنے حقیقی مالک و آقا کو بھول جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سود کے خاتمے کے لئے قانونی طریقے کے علاوہ ذرائع ابلاغ، رائے عامہ کی تیاری اور منبر و محراب کو بھی استعمال کریں گے۔

سید مقصود حسین صدر جمعیت علماء اسلام (ف) راولپنڈی نے کہا کہ سود کے خاتمے کی اس تحریک میں دل و جان کے ساتھ ہر مالی اور جانی قربانی کے لئے تیار ہیں۔

مولانا عبدالحنان اختر نے کہا کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ فرمانِ رسول ؐ کے مطابق جو بھی برائی دیکھیں اس کو ختم کرنا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اعلائے کلمۃ الحق اور شعائر اسلام کی سربلندی کے لئے ہم پہلے بھی ساتھ تھے، آئندہ بھی انشاء اللہ اکٹھے چلیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد اکرم ہمدانی نے بھی اپنے تعاون کا یقین دلایا۔ اس اجلاس کی صدارت مولانا عبدالواحد خطیب جامع مسجد احمد پورہ نے کی، جبکہ اجلاس میں صاحبزادہ عبدالرحمٰن اشرفی مہتمم جامعہ اشرفیہ (لاہور)، علامہ ریاض الحسن نوری لاہور، مولانا خورشید احمد گنگوہی جمعیت علماء اسلام لاہور، ملک عبدالرؤف لاہور، مولانا عبدالمالک صدر جمعیت اتحاد العلماء پاکستان لاہور، علامہ غلام رسول راشدی جمعیت اتحاد العلماء گوجرانوالہ، مولانا فتح محمد لاہور، مولانا عبدالعلیم قاسمی لاہور، پروفیسر محمد یحییٰ لاہور، ڈاکٹر منصور علی لاہور، قاضی محمد اسرار الحق حقانی ڈسٹرکٹ خطیب راولپنڈی، مولانا حبیب الرحمٰن جمعیت اشاعت التوحید والسنہ، مولانا عبدالجلیل ناظم جمعیت اتحاد العلماء صوبہ پنجاب، مولانا تاج محمد صدر امیر جمعیت علماء اسلام ضلع راولپنڈی (ف)، سید مقصود حسین گردیزی امیر جمعیت علماء اسلام راولپنڈی (ف)، مولانا حبیب الرحمٰن جمعیت اہلحدیث، مولانا سید نعمت شاہ ناظم جامعہ سراجیہ، مولانا انور شاہ مہتمم مدرسہ انوار القرآن، قاری فضل ربی، مہتمم مدرسہ تعلیم الفرقان، مولانا محمد اکرم ہمدانی صدر سواد اعظم اہل سنت، قاضی فتح الباری رشتی مہتمم ادارہ فتح العلوم مردان، قاری محمد ایوب انور علوی خطیب اکبری مسجد اسلام آباد، مولانا محمد امین منہاس میر خطیب جامع مسجد رابطہ العالم الاسلامی اسلام آباد، مولانا عبدالحنان اختر خطیب اکبری مسجد موہن پورہ، مولانا منیب الرحمان لاہور، مولانا عبدالستار غوری جمعیت اہلحدیث ٹیکسلا، مولانا حق داد نصرت لوہی بھیر، قاری محمد اسمٰعیل خطیب جامع مسجد الٰہی نور پنج بھاٹہ، قاضی محمد سرور خطیب جامع مسجد مائی جان علامہ اقبال کالونی، قاری عطاء اللہ توحیدی، قاری محمد یعقوب جامعہ اسلامیہ، مولانا عبدالرحمٰن جامعہ اسلامیہ، قاری عطاء اللہ فیصل مسجد، قاری عبدالحمید مسجد صدیق اکبرؓ مظفر آباد، مولانا فتح محمد، مولانا بشیر احمد، قاری انعام الحق، قاری محمد زرین جامعہ فرقانیہ، قاری عبدالخالق اسلام آباد، قاری منصور الاسلام، مولانا محمد جمیل، قاری محمد ضمیر، مولانا شریف اللہ اور دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔

(رپورٹ روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفاقی شرعی عدالت میں پیش کردہ مشترکہ بیان

معزز و محترم جناب چیف جسٹس و ارکانِ وفاقی شرعی عدالت

جنابِ والا! میں[1] اپنی درخواست کے سلسلے میں علمائے کرام کی تائید سے چند گذارشات آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ ان گذارشات پر خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے ذریعے زمین پر اپنی حکومت قائم کرتا ہے۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ (النساء: ۶۴)

جو لوگ نبی پر ایمان لاتے ہیں وہ حکومت الٰہیہ کو ماننے والے اور طاغوت کے منکر ہوتے ہیں۔

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت۔ (النحل: ۳۶)

ایک ملک اور ایک قوم کے لئے ممکن نہیں ہوتا کہ وہ بیک وقت دو حکمرانوں، دو نظاموں اور دو طرح کے قوانین کو ماننے اور جاری کر سکے، ایمان اور شرک جمع نہیں ہو سکتے اور ایک ملک میں دو حکومتوں اور دو نظاموں کی حکمرانی کی مثال نہیں

---

[1] یہ بیان جو مشترکہ طور پر مرتب کیا گیا تھا، ڈاکٹر سید اسعد گیلانی ڈائریکٹر اسلامی اکادمی منصورہ لاہور نے مدعیٔ اول کی حیثیت سے وفاقی شرعی عدالت پاکستان کے سامنے پیش کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملتی۔ اس لئے ایک مسلمان جب اپنے عقیدے کی رُو سے اللہ کے تمام احکام کو قبول کر لیتا ہے اور قبلت جمیع احکامہ "میں نے اس کے سارے احکام کو قبول کیا"۔ کا اعلان کر دیتا ہے تو وہ دوسرے قوانین کا منکر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاءؑ کے ذریعہ اپنی حکومت قائم کرنے کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ زمین میں اپنی حکومت قائم کی اور اپنا حکمنامہ کتاب سنّت کی شکل میں انہیں عطا فرمایا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نافذ کیا۔ آپؐ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس میں کمی بیشی ہوتی رہی، لیکن آپؐ کی دنیاوی زندگی کے آخری لمحات میں اس کی جو شکل بنی، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محکم ہو گئی اور قیامت تک کے لئے نافذ ہو گئی۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (المائدہ: ۳)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ نبیہ۔ (موطا، امام مالک)

چنانچہ یہ شریعت اس وقت سے نافذ ہے اور انیسویں صدی کے وسط تک عملاً بھی نافذ رہی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو اسے تاقیامت نافذ کر دیا گیا۔ دنیا کی کوئی بھی طاقت اسے معطّل کرنے کی مجاز نہیں ہے۔ مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اس شریعت کو اپنا کر اپنے عقیدے کے تقاضوں کو پورا کریں۔ اگر وہ شریعت کی بجائے کسی دوسرے قانون کو اپنائیں تو وہ اللہ کے باغی اور ظالم قرار پائیں گے۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون، فاولئک ھم الظالمون، فاولئک ھم الفاسقون۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں نازل ہوا ہے:

موجودہ دور قیامت تک شریعتِ محمدیہ کا دور ہے اور اس پر تمام اہلِ اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا اجماع ہے۔ اسی حقیقت کو قراردادِ مقاصد میں واضح کر کے پاکستان میں نفاذِ شریعت کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ قراردادِ مقاصد کی رو سے کتاب وسنّت اس ملک کا بالاتر قانون ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارے لئے جائز نہیں ہے کہ قرآن وسنّت کو ملکی قانون قرار دینے کے لئے کسی فرد یا ادارے کی منظوری کا محتاج سمجھیں۔

اس کے علاوہ اس بات کا فیصلہ کہ کیا شریعت ہے اور کیا نہیں ہے، یہ بھی پارلیمنٹ کا کام نہیں بلکہ علماء، فقہاء اور عدالتوں کا کام ہے۔ علم سے بے بہرہ آزادانہ رائے کو دین میں دخل نہیں ہے، اس لئے کتاب وسنّت کے قوانین کے لئے کوئی قانون ساز اسمبلی نہیں، بلکہ صرف انتظامی قوانین بنانے کی ضرورت ہے اور اس میں بھی اہلِ علم کا مشورہ ضروری ہے۔ اسلام کی تاریخ اور کتبِ قوانین میں اس طرح کی کسی اسمبلی کا ذکر خلافتِ راشدہ اور بعد کے ادوار میں نہیں ملتا۔ اس لئے اس عدالت سے ہماری پہلی درخواست تو یہ ہے کہ وہ یہ شرعی فیصلہ دے کہ برِّ صغیر میں جن لوگوں نے شریعتِ الٰہیہ کو معطل کیا تھا، اُن کا یہ ناپاک اقدام غیر قانونی، کافرانہ، ظالمانہ اور فاسقانہ تھا۔ اس لئے قیامِ پاکستان کے بعد وہ کالعدم ہے اور شریعتِ الٰہیہ ہی صرف اس ملک کا قانون ہے اور قراردادِ مقاصد اور مذکورہ بالا دیگر وجوہ کی بناء پر وہی شرعاً خود بخود نافذ العمل ہے۔ اس کا نفاذ کسی شخص، ادارے اور پارلیمنٹ کی منظوری کا محتاج نہیں ہے، کیونکہ حاکمِ اعلیٰ کے حکم کو کوئی ماتحت شخص، قوم یا پارلیمنٹ معطل کرنے یا رکھنے کا مجاز نہیں ہوتا۔ کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته کے فرمانِ نبوی کے تحت وفاقی شرعی عدالت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس حکمِ شرعی کو بیان کرے اور پاکستان کے حکمرانوں اور قوم کی رہنمائی کرے اور اس سلسلے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے اور تمام انسانوں کے حاکم اللہ رب العالمین کے حکم کو تمام بے حقیقت، حقیر اور غاصب حکمرانوں کے حکم پر بالاتر کر دینے کی سعادت حاصل کرے" وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا"

۲۔ اس کے علاوہ وفاقی شرعی عدالت یہ فیصلہ بھی دے کہ قرارداد مقاصد کے خلاف آئین پاکستان کی جملہ دفعات اور شریعت کے خلاف جملہ قوانین کالعدم ہیں اور اسی بنیاد پر زیر سماعت مقدمہ میں سودی نظام کو بھی کالعدم قرار دیا جائے۔ اس سلسلے میں چند مزید گذارشات پیش کرنے کی جرأت کرنا چاہتا ہوں، جس سے مسئلہ مزید واضح ہو جائے گا۔

"فتح مکہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کا لین دین اس کی ہر صورت میں ختم کر دیا تھا۔ نجران کے عیسائیوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جو معاہدہ ہوا اس میں بھی یہ شرط واضح طور پر شامل کی گئی تھی کہ اگر معاہدے میں عیسائیوں نے کسی صورت میں سود کا لین دین کیا تو یہ معاہدہ کالعدم ہو جائے گا اور مسلمان ان کے خلاف ہتھیار اٹھا لیں گے۔ عرب کے قبیلہ بنو مغیرہ کے لوگ سود پر رقمیں قرض دینے کے لئے مشہور تھے، چنانچہ فتح مکہ کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا پورا سود منسوخ کر دیا اور مکہ میں اپنے عامل کو یہ ہدایت کی کہ اگر یہ لوگ سودی لین دین سے باز نہ آئیں تو ان کے خلاف جنگ کر کے انہیں اس فعل شنیع سے روک دیا جائے۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباسؓ دور جاہلیت کے بڑے مہاجن تھے، جو سود لے کر لوگوں کو قرضے دیا کرتے تھے۔ ان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر صاف صاف اعلان فرمایا کہ دور جاہلیت کا پورا سود کالعدم ہو گیا ہے اور سب سے پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اس سود کو منسوخ ٹھہراتا ہوں، جو میرے چچا عباسؓ بن عبدالمطلب کا لوگوں کی طرف نکلتا ہے۔" (بحوالہ مجموعی سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل ص۱۲)

سود کے حرام ہونے میں کوئی شبہ نہیں، عالم اسلام کا ایک بھی مستند معتمد علیہ عالم دین ایسا نہیں ہے جس نے مروّجہ "سودی نظام" کو حرام نہ قرار دیا ہو۔ دُنیا بھر کے عامۃ المسلمین بھی اسے حرام سمجھتے ہیں۔ اس کی حرمت واضح ہے اور "الحرام بیّن" کا مصداق ہے۔ پاک و ہند کے اہلِ فتویٰ اور عالم اسلام کے اصحاب افتار نے تو شروع دن سے اسے حرام قرار دیا ہوا ہے اور اس کے تمام پہلوؤں کے بارے میں بے شمار لٹریچر وجود میں آ چکا ہے، لیکن اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر ہم عرض کریں گے کہ ۱۹۶۳ء سے لے کر ۱۹۸۳ء تک اسلامی نظریاتی کونسل نے اس ملک کے جیّد اور معتمد علیہ علماء، ماہرینِ اقتصادیات، بنکنگ کونسل اور وزارتِ خزانہ کے نمائندوں کے ساتھ مذاکرات، مباحثوں اور علمی تحقیقات کے نتیجے میں "سود بینکاری" اور مالیاتی قوانین کے بارے میں جائزہ مکمل کر لیا ہے کہ ان میں سے کونسی شکل "ربا" کے زمرہ میں آتی ہیں اور کونسی نہیں۔ دسمبر ۱۹۶۳ء کو وزارتِ خزانہ حکومت پاکستان کے ایک استفسار کے جواب میں موجودہ بینک کاری نظام کے تحت افراد، اداروں یا حکومت کے درمیان تجارت یا قرضوں کے لین دین میں اصلی سرمائے پر جو زائد رقم وصول یا ادا کی جاتی ہے اس کے متعلق قرار دیا گیا کہ وہ ربا میں شامل ہیں۔ اسی طرح بعض دیگر صورتوں کو بھی ربا میں شامل قرار دیا گیا۔ مثلاً مختصر مدت کے لئے جاری کی گئی مالیاتی ہنڈیوں پر جو ڈسکاؤنٹ ادا کیا جاتا ہے۔ (۳) سیونگ سرٹیفکیٹس پر جو قرضے دیئے جاتے ہیں ان پر ادا کیا جانے والا سود۔ (۴) پرائز بانڈز پر دیئے جانے والے انعامات۔ (۵) "پراویڈنٹ فنڈ" اور "پوسٹل لائف انشورنس" میں جمع کی جانے والی رقموں پر ادا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا جانے والا سود۔ (۶) صوبوں / مقامی ہیئت ہائے مقتدرہ اور سرکاری ملازمین کو دیئے جانے والے قرضوں پر وصول کیا جانے والا سود،

۷۷ ۱۹ء سے جنرل محمد ضیاء الحق کی دعوت اور ترغیب پر سودی نظام کے بدل کے طور پر شرکت و مضاربت کے اصولوں پر تفصیلی نظام بنا کر پیش کیا گیا اور پھر مسلسل اس کے نفاذ کی سفارشات پیش کرتی رہی۔ ان مساعی میں موجودہ چیف جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن کا بڑا حصہ ہے۔ ان سفارشات کے چند اقتباسات پیشِ خدمت ہیں:۔

" پاکستانی بنکوں کے اندرونی لین دین سے سودی عناصر کا بالکلیہ استحصال کر دینے کے لیئے درکار جرأت مندانہ اقدام جو آج سے بہت پہلے کیا جانا چاہیئے تھا، اب اس میں مزید تاخیر نہ ہونی چاہیئے۔"

(مجموعی سفارشات اسلامی نظامِ معیشت ص۱۱۵ مطبوعہ ۱۹۸۳ء)

" وزارتِ خزانہ حکومت پاکستان کا استفسار بابت " ربا " کے جواب میں ملک کے اندرونی لین دین سے سود کا عنصر بالکل ختم کر دینے کے لئے جو جرأت مندانہ اقدام آج سے بہت پہلے اٹھایا جانا چاہیئے تھا اس میں اب مزید تاخیر کرنا مناسب نہیں ہوگا۔" (الیضاً ص۱۳۵)

" مندرجہ بالا حقائق کے پیش نظر کونسل اپنے آپ کو اس امر کے لئے مجبور محسوس کرتی ہے کہ وہ پورے زور کے ساتھ اس امر کی سفارش کرے کہ زیادہ سے زیادہ یکم جولائی ۱۹۸۴ء تک ہر قسم کا سودی لین دین قطعی طور پر ممنوع قرار دے دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے ایک آرڈیننس کا مسودہ ارسالِ خدمت ہے، جناب صدر مملکت کی ذاتِ گرامی سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس کے نفاذ کو عمل میں لا کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ کونسل اپنی اس تجویز کے ساتھ کہ زیر نظر آرڈیننس کا نفاذ عمل میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنا چاہیئے، یہ سفارش کرنا بھی ضروری سمجھتی ہے کہ بنکوں اور دیگر اداروں کو اس امر کی ہدایت کی جائے کہ ۳۰ر جون ۱۹۸۴ء تک جو مہلت انہیں دی گئی ہے اس میں وہ اپنے گاہکوں سے اسلامی خطوط پر لین دین کی بات چیت مکمل کر لیں تاکہ جب یہ آرڈیننس عملاً نافذ ہو تو اس وقت سود کا لین دین کسی صورت میں باقی نہ رہے اور بنکوں کی جانب سے سرمایہ کاری کا عمل شریعت اسلامیہ کی حدود کے اندر متبادل بنیادوں پر بروئے کار لایا جا سکے۔ (ایضاً ص ۱۳۶)

غیر ممالک سے بنکوں کا سودی لین دین

"کونسل نے اس مسئلے پر دوبارہ غور کیا ہے اور سمجھتی ہے کہ پاکستانی بنکوں کی غیر ممالک میں قائم شاخوں کو چاہیئے کہ وہ بھی سودی بنیادوں پر ہر قسم کا لین دین بالکل ترک کر دیں۔ اسی طرح پاکستانی بنکوں میں جو رقمیں غیر ملکی کرنسی کی صورت میں جمع ہوں انہیں بھی سود سے پاک ذرائع سے کاروبار میں لگایا جانا چاہیئے۔ کونسل کی رائے ہے کہ جہاں تک پاکستانی بنکوں کی شاخوں کا تعلق ہے، جو مسلم ممالک میں قائم ہیں، ان کی حد تک اس سفارش پر عملدرآمد میں کوئی مشکل محسوس نہ کی جانی چاہیئے البتہ غیر مسلم ممالک کے معاملے میں وہاں کے بنکاروں اور متعلقہ حکام سے سرکاری سطح پر بات چیت کے ذریعے لین دین کے غیر سودی ذرائع تلاش کر کے انہیں زیر استعمال لایا جانا چاہیئے۔ غیر ممالک کے اسلامی بینک جو اپنے اپنے ملکوں میں اپنی کاروباری صلاحیت ثابت کر کے ضروری اعتماد و اعتبار قائم کر چکے ہیں، ان کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہیئے۔ تاکہ وہ پاکستان میں بھی اپنی شاخیں قائم کریں۔ سودی کاروبار کرنے والے غیر ملکی بنکوں کو اس امر کی کھلی چھٹی دینا کہ وہ پاکستان میں اپنی شاخیں جب چاہیں قائم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں، لیکن سود سے پاک لین دین کرنے والے اسلامی بنکوں کو اپنی شاخیں کھولنے سے روکنا ایک ایسا امتیازی طرزِ عمل ہے جو ہماری اعلان کردہ پالیسی سے قطعاً کوئی مطابقت نہیں رکھتا کہ ہم اپنا مالی نظام اسلام کے طے کردہ اصول و خطوط پر چلائیں گے۔"

"چونکہ اسلام کی رو سے ربا، کا لینا اور دینا دونوں حرام ہیں، لہٰذا ہماری حکومت کو چاہیئے کہ وہ مذہبی بنیادوں پر غیر ملکی حکومتوں اور مالی اداروں کے سربراہوں کو اس امر کا قائل کرے کہ وہ پاکستان کے ساتھ لین دین ایسے طریقوں اور ایسی بنیادوں پر کریں جو احکامِ شریعت سے ہم آہنگ ہوں"۔

(مجموعی سفارشات اسلامی نظامِ معیشت دسمبر ۱۹۸۳ء ص ۱۰۱)

"اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے بیسویں اجلاس منعقدہ کراچی مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۸۳ء تا ۲ جنوری ۱۹۸۴ء بصدارت چیئرمین کونسل جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن اس پیش رفت کا جائزہ لیا جو ملک میں سود سے پاک بینک کاری کے میدان میں جون ۱۹۸۰ء میں خاتمہ سود کے موضوع پر کونسل کی رپورٹ پیش ہونے کے بعد عمل میں آیا ہے۔ کونسل نے یاد دلایا کہ مذکورہ بالا رپورٹ میں متعدد سفارشات کا مقصد یہ تھا کہ سودی بنیاد پر قائم پاکستانی معیشت کو بتدریج ترک کر کے سود سے پاک نظام کے قیام میں سہولت اور آسانی پیدا کی جائے۔ اسی مقصد کے لئے کونسل نے ایک عملی نقشہ کار تجویز کرتے ہوئے طے کیا کہ دسمبر ۱۹۸۱ء کے آخر تک چند واضح مرحلوں میں سود کو اس کی تمام اقسام اور صورتوں کے ساتھ کلیۃً ختم کر دیا جائے"۔ (ایضاً ص ۱)

محترم چیف جسٹس و فاضل اراکین، یہ اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے پیش کردہ سفارشات ہیں، جنہیں آپ کی قیادت میں تیار کیا گیا اور حکومت کو پیش کیا گیا۔ اس کے ساتھ ایک مسوّدۂ قانون برائے ممانعتِ سود بھی آپ نے تیار کر کے پیش کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ۶۵ مالی قوانین کو سود سے پاک کرنے کی سفارش کی گئی (سفارشات مسوّدۂ قانون اور مالی قوانین کی تفصیل سے متعلق رپورٹ کے حصّہ کی فوٹو کاپی اس بیان کے ساتھ منسلک ہے)

ان گذارشات کی روشنی میں ہم درخواست کرتے ہیں کہ حکومت اوّلاً کسی مہلت کی مستحق نہیں ہے کیونکہ شریعت کے خلاف قوانین شرعاً خود بخود کالعدم ہو نتے ہیں۔ جیسے کہ نبیؐ اکرم ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا تھا کہ بریرہ کی "ولاء" کی شرط اس کے مالکوں کو لگانے دو، اس کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

ما بالُ اقوامٍ یشترطون شروطاً لیس فی کتاب اللّٰہ من اشترط شرطاً لیس فی کتاب اللّٰہِ فھو باطلٌ وان اشترط مأۃ شرط۔ (بخاری کتاب الشروط، ج ۱ صہ ۳۷۷ مطبع کراچی)

"ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ (یعنی خلاف ہیں) جس نے ایسی شرط لگائی جو کتاب اللہ میں نہیں ہے تو وہ باطل ہے، اگرچہ سو مرتبہ لگائے۔"

لیکن انتظامی لحاظ سے اگر بعض معاملات کے لئے ضروری ہو جائے تو وہ مہلت دی جا چکی — جنرل ضیاء الحق صاحبؒ نے ۱۹۷۹ء میں تین سال کی قطعی مدت کا وعدہ کیا تھا۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے جولائی ۱۹۸۴ء تک مہلت دی۔ اس کے بعد بلاوجہ اسے جون ۱۹۹۰ء تک تحفظ دے دیا گیا اور اب موجودہ حکومت از سرِ نو کمیشن کے ذریعے غیر معینہ عرصہ کے لئے اس کو تحفظ دے رہی ہے۔ اس لئے آپ شریعت کے اصل حکم کو نافذ فرما دیجئے، پوری ملّتِ اسلامیہ آپ کے اس تاریخی اقدام کی منتظر ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ڈاکٹر سید اسعد گیلانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشترکہ بیان پر دستخط کرنے والے علماء کرام کی فہرست

۱۔ مولانا عبدالرحمٰن اشرفی، شیخ الحدیث و وائس چانسلر جامعہ اشرفیہ۔ لاہور
۲۔ مولانا عبدالرؤف ملک سیکرٹری جنرل متحدہ علماء کونسل پاکستان، گڑھی شاہو۔ لاہور
۳۔ مولانا پروفیسر محمد یحییٰ ڈپٹی سیکرٹری جنرل متحدہ علماء کونسل پاکستان، گڑھی شاہو۔ لاہور
۴۔ مولانا گوہر رحمٰن، شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ اسلامیہ تفہیم القرآن۔ مردان
۵۔ ڈاکٹر سید اسعد گیلانی، منصورہ ملتان روڈ۔ لاہور
۶۔ مولانا عبدالمالک، شیخ الحدیث مرکز علوم اسلامیہ منصورہ ملتان روڈ۔ لاہور
۷۔ علامہ میجر محمد امین منہاس۔ الیف ۶/۳۔ اسلام آباد
۸۔ مولانا قاضی احسان الحق، مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار۔ راولپنڈی
۹۔ مولانا محمد عبدالعلیم قاسمی، مہتمم دارالعلوم حنفیہ، گلبرگ لاہور
۱۰۔ مولانا علامہ غلام رسول راشدی، مہتمم جامعۃ الدعوۃ والجہاد مسلم مسجد گوجرانوالہ
۱۱۔ مولانا عبدالوکیل علوی، ادارۂ معارف اسلامی منصورہ لاہور
۱۲۔ ڈاکٹر محمود الرحمان فیصل، تحریک انقلاب اسلام ٹینچ بھاٹہ۔ راولپنڈی
۱۳۔ مولانا علامہ خورشید احمد گنگوہی۔ رئیس خلافت اکادمی الوپنچھ ہاؤس کالونی۔ لاہور
۱۴۔ قاضی منیب احمد، لیکچرر شریعہ فیکلٹی اسلامی یونیورسٹی۔ اسلام آباد
۱۵۔ ڈاکٹر منصور علی، منصورہ، ملتان روڈ۔ لاہور
۱۶۔ قاری محمد ضمیر، مہتمم دارالعلوم تعلیم الاسلام چکیاں، کھوڑہ روڈ۔ اسلام آباد
۱۷۔ محمد سلیمان ارشاد، صدر مسلم ورکرز عالم اسلام، ۱۳۰۔ امین پارک ملتان روڈ۔ لاہور
۱۸۔ مرزا مسعود بیگ۔ ۸۴۲۔ بلاک ڈی فیصل ٹاؤن۔ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹ ۔ مولانا محمد عبدالحنان اختر الازہری جنرل سیکرٹری جمیعت انصار المسلمین ۔ راولپنڈی

۲۰ ۔ مولانا قاری عبدالکریم ۔صدر جہاد کونسل و خطیب جامع مسجد ۔ اسلام آباد

۲۱ ۔ مولانا میاں محمد ، جنرل سیکرٹری سپاہ صحابہ ۔ اسلام آباد

۲۲ ۔ مولانا علامہ عبدالعزیز جلالی ، جامع مسجد صدر بازار ، کنک منڈی ۔ راولپنڈی

۲۳ ۔ مولانا حبیب الرحمٰن ، خطیب جامع مسجد کیریا نوالی ۔ راولپنڈی

۲۴ ۔ مولانا علامہ عبدالجلیل ، مہتمم جامعہ صدیقیہ ، ذلیشان کالونی ۔ راولپنڈی

۲۵ ۔ مولانا محمد عبداللہ علوی ، مہتمم جامعہ عربیہ قاسم العلوم ۔ سرگودھا

۲۶ ۔ مولانا قاری عبدالخالق ، نائب صدر سپاہ صحابہ ۔ اسلام آباد

۲۷ ۔ مولانا محمد جمیل ، ذلیشان کالونی جامع مسجد بلال ۔ راولپنڈی

۲۸ ۔ مولانا محمد مصری خان ، مدرسہ تعلیم الاسلام لوئی بھیر ۔ اسلام آباد

۲۹ ۔ مولانا پیر برکت اللہ ، صدر جمعیت علمائے اسلام ۔ اسلام آباد

۳۰ ۔ مولانا عبدالواحد درانی ، خطیب جامع مسجد ، احمد پورہ ۔ راولپنڈی

۳۱ ۔ مولانا عبدالحمید ، محلہ مظہر آباد ، جامع مسجد صدیقیہ ۔ راولپنڈی

۳۲ ۔ مولانا منیب الرحمان سلیم ، ناظم اعلیٰ مدرسہ عربیہ حنفیہ بہاولپور ہاؤس ۔ لاہور

۳۳ ۔ مولانا تاج محمد ۔ جامعہ علوم شرعیہ ویسٹرریج ۔ راولپنڈی

۳۴ ۔ مولانا قاضی اسرار الحق ۔ مہتمم جامعہ اسرار العلوم مری روڈ ۔ راولپنڈی

۳۵ ۔ مولانا حبیب الرحمٰن شاہ بخاری ، رئیس جامعہ سلفیہ ۔ اسلام آباد

۳۶ ۔ مولانا مقصود حسین گردیزی ، ہزارہ کالونی ۔ راولپنڈی

۳۷ ۔ مولانا قاری فضل ربی ، مہتمم تعلیم الفرقان ، مریڑ حسن ۔ راولپنڈی

۳۸ ۔ مولانا عبدالرحمٰن ، ناظم جامعہ اسلامیہ صدر ۔ راولپنڈی

۳۹ ۔ مولانا محمد اکرم ہمدانی ، خطیب مرکزی جامع مسجد ڈھیری حسن آباد ۔ راولپنڈی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۰۔ مولانا سید نعمت شاہ، ناظم اعلیٰ جامعہ سراجیہ۔ راولپنڈی

۴۱۔ مولانا قاری عطاء اللہ توحیدی، خطیب جامع مسجد ڈھوک فرمان علی، راولپنڈی

۴۲۔ مولانا حاجی حقداد نصرت، مہتمم بدرسہ تعلیم اسلام، لوہی بھیر، اسلام آباد

۴۳۔ مولانا قاضی محمد سرور، خطیب جامع مسجد علامہ اقبال کالونی ٹینچ بھاٹہ۔ راولپنڈی

۴۴۔ مولانا قاری محمد اسمٰعیل، خطیب الٰہی نور ٹینچ بھاٹہ۔ راولپنڈی

۴۵۔ مولانا قاری محمد فاروق، خطیب موتی مسجد۔ کالج روڈ۔ راولپنڈی

۴۶۔ مولانا قاری محمد یعقوب۔ جامعہ اسلامیہ کشمیر روڈ۔ راولپنڈی

۴۷۔ مولانا قاری محمد زرین، جامعہ فرقانیہ۔ راولپنڈی

۴۸۔ مولانا محمد انور شاہ، مہتمم انوار القرآن، کرتار پورہ۔ راولپنڈی

۴۹۔ مولانا فتح محمد، امیر جماعت اسلامی صوبہ پنجاب

۵۰۔ مولانا فتح محمد، خطیب جامع مسجد ڈھوک رتہ۔ راولپنڈی

۵۱۔ مولانا قاری انعام الحق، جامعہ صدیقیہ ڈھوک چوہدریاں۔ راولپنڈی

۵۲۔ مولانا بشیر احمد۔ جامعہ صدیقیہ، ڈھوک چوہدریاں۔ راولپنڈی

۵۳۔ مولانا شریف اللہ۔ مدرسہ تعلیم القرآن، لوہی بھیر۔ اسلام آباد

۵۴۔ مولانا قاری محمد ایوب۔ مدرسہ تفہیم القرآن۔ اسلام آباد

۵۵۔ مولانا عبدالستار غوری، خطیب جامع رحمانیہ اہلحدیث ٹیکسلا

۵۶۔ مولانا علامہ ریاض الحسن نوری۔ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدالت میں مولانا گوہر رحمٰن کا بیان

محترم جناب چیف جسٹس صاحب اور فاضل جج صاحبان! آپ کی عدالت نے مالی قوانین کے بارے میں جو سوالنامہ جاری کیا تھا، اس کے جواب میں مَیں نے ۲۴ صفحات پر مشتمل ایک تحریر بھیج دی تھی۔ امید ہے کہ آپ نے پڑھ لی ہوگی۔ وہ پوری تحریر میرا بیان ہے۔ اس کے کچھ نکات اس وقت پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

ربا کے حرام ہونے کے بارے میں تو کوئی اختلاف رائے نہیں ہے، لیکن ربا کے شرعی مفہوم کا تعین وہ بنیادی نکتہ ہے، جس میں کچھ لوگ غلط فہمی یا غلط بیانی کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے تو میں قرآن و سنّت اور اجماع امت کی روشنی میں ربا کی تعریف فاضل عدالت کی خدمت میں پیش کروں گا۔ سورہ بقرہ کی آیات ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

> "اور چھوڑ دو جو کچھ بقایا ہے سود کا اگر تم مومن ہو۔ اور اگر تم توبہ کر لوگے تو ملیں گے تم کو تمہارے اصل اموال، نہ تم ظلم کروگے اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا اور اگر مقروض تنگدست ہو تو اس کو مہلت دینی ہوگی آسودہ حالی تک۔"

خط کشیدہ الفاظ سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ ربا کا مال مہلت اور مدت کے بدلے میں لیا جاتا ہے، جسے چھوڑ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ خواہ یہ سود مفرد ہو یا سود مرکب۔ اس لئے کہ مَا بقی کا لفظ عام ہے۔ ان آیات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کی روشنی میں ربا کی شرعی تعریف یہ قرار پاتی ہے کہ :

"قرض کی اصل رقم پر جو زائد رقم مدت و مہلت کے بدلے میں بطور شرط و معاہدہ لی جائے، وہ ربا ہے"۔

قرآن کریم سے ثابت شدہ اس تعریف کا ثبوت احادیث و آثار سے بھی ہوتا ہے جو قرآن کی تعبیر کا مستند ذریعہ ہیں۔

حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہر وہ قرض جو نفع کھینچتا ہو تو اس کا یہ نفع ربا ہے[1]۔

یہ حدیث حارث بن محمد بن ابی اسامہ التمیمی البغدادی متوفی ۲۸۲ھ کی کتاب "مسند حارث" (ج ۱ ص ۳۰۸ مخطوطہ) میں سند کے ساتھ نقل ہوئی ہے، اس کی سند میں سوار بن مصعب نام کا ایک راوی آیا ہے جسے بعض اکابر محدثین نے ضعیف کہا ہے، لیکن امام الحرمین اور امام غزالی رح نے اس حدیث کو صحیح اور سیوطی کی جامع صغیر کے شارح عزیزی نے اسے حسن لغیرہ قرار دیا ہے[2]۔

سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین نے اس حدیث کو قبول کیا ہے اور اس کی تائید میں دوسری روایات بھی آئی ہیں۔ مثلاً عبداللہ بن عمرؓ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ میں نے ایک شخص کو قرض دیا ہے، مگر شرط یہ لگائی ہے کہ مجھے اس سے زیادہ دو گے جو میں نے تمہیں دیا ہے، تو ابن عمرؓ نے فرمایا۔ یہی تو

---

[1] المطالب العالیہ لابن حجر رح طبع بیروت، ج ۱ ص ۴۱۱ بحوالہ مسند حارث و جامع صغیر از سیوطی ج ۲ ص ۹۴

[2] التلخیص الجبیر از ابن حجر رح طبع سانگلہ ہل پاکستان ج ۳ ص ۳۴ و اعلاء السنن ج ۱۴ ص ۴۹۹ بحوالہ عزیزی ج ۳ ص ۸۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سود ہے۔"

زید بن اسلمؒ فرماتے ہیں کہ "جاہلیت کے ربار کی شکل یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص کا دوسرے پر کوئی حق ہوتا جس کی میعاد مقرر ہوتی تھی، جب وہ میعاد آ جاتی تو وہ کہتا کہ میرا حق دیتے ہو یا سود دیتے ہو۔ اگر مقروض ادا نہ کر سکتا تو قرض کی مقدار میں اضافہ کر دیا جاتا اور اس کے بدلے میں مدت بڑھا دی جاتی۔"[1]

امام بیہقیؒ نے کل قرض جر نفعًا کے عنوان سے مستقل باب قائم کیا ہے۔ جس کے تحت حضرت عمرؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، ابی بن کعبؓ، عبداللہ بن عباسؓ، فضالہ بن عُبیدؓ اور عبداللہ بن سلامؓ سے روایات نقل کی ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ "قرض پر نفع لینا سود ہے۔"[2]

ربار کی اس تعریف پر اُمت کا اجماع ہے۔ ابن عبدالبرؒ متوفی ۴۶۳ھ فرماتے ہیں:

"مسلمانوں نے اپنے نبیؐ کی حدیث کی بنار پر اجماع کر لیا ہے کہ قرض کے اصل مال پر اضافے کی شرط لگانا سود ہے خواہ یہ اضافہ ایک مُٹھی گھاس ہو یا ایک پیسہ ہو۔"[3]

مفسرین اور فقہارؒ نے بھی قرآن و سنت اور اجماع اُمت کی روشنی میں ربار کی یہی تعریف کی ہے۔ مثال کے طور پر امام جصاصؒ متوفی ۳۷۰ھ کے الفاظ ملاحظہ کیجئے:

"ربار قرض کا معاملہ ہے جس میں میعاد مقرر کی گئی ہو اور قرض لینے پر قرض کی اصل رقم سے کچھ زیادہ دینے کی شرط لگائی گئی ہو۔"[4]

---

[1] موطا امام مالکؒ باب الربا فی الدین طبع قاہرہ ج ۲ ص ۶۷۲

[2] سنن کبریٰ از بیہقی، ج ۵ ص ۳۴۹، ۳۵۰

[3] التمہید از ابن عبدالبرؒ طبع لاہور ۱۹۸۳ء ج ۴ ص ۶۸ ونحوہ فی بدایۃ المجتہد ج ۲ ص ۱۲۷

[4] احکام القرآن از جصاصؒ، ج ۱ ص ۴۶۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم، حدیثِ رسولؐ، اقوالِ صحابہؓ، اجماعِ اُمّت اور مفسّرین و فقہاء کے اقوال پر مشتمل مذکورہ تحقیق سے ربا کی جو تعریف کھل کر سامنے آجاتی ہے، وہ یہ ہے:

"قرض کی اصل رقم پر جو زائد رقم یا نفع بطورِ شرط و معاہدہ لیا جائے، وہ سود ہے۔"

اس تعریف کا اطلاق سود مفرد پر بھی ہوتا ہے اور سود مرکب پر بھی، تجارتی سود پر بھی ہوتا ہے اور صرفی سود پر بھی، افراد کے درمیان سودی لین دین پر بھی ہوتا ہے اور حکومتوں و اداروں کے درمیان سودی لین دین پر بھی۔ قرض پر ہر قسم کا اضافہ سود ہے اور حرام قطعی ہے۔ "حرّم الربٰو" اور "ذروا ما بقی من الربٰو" کے الفاظ عام ہیں۔ ان میں تخصیص و استثناء کی کوئی دلیل قرآن و سنّت میں موجود نہیں ہے اور قیاس و اجتہاد کے ذریعے قرآن کے عام اور قطعی حکم میں ترمیم و تخصیص جائز نہیں ہے۔ فلسفہ قانون کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ قانون میں ترمیم کا حق قانون دینے والے ہی کو حاصل ہوتا ہے کسی اور کو اپنی صوابدید پر ترمیم کا یہ حق نہیں دیا جا سکتا۔

زرِ نقد کو پیداوار کا ذریعہ تصور کرکے اس کا معاوضہ لینا ربا ہے۔

سودی ذہنیت رکھنے والے لوگ کہتے ہیں کہ سرمایہ چونکہ پیداوار کا ذریعہ ہے۔ اس لئے اس کے استعمال پر معاوضہ لینا اُجرت ہے ربٰو نہیں ہے۔ یہ بات دراصل حرام کو حلال ٹھہرانے کا ایک حیلہ ہے اور غلط ہے۔ اس سلسلے میں پہلی اصولی بات تو یہ ہے کہ جب قرآن و سنّت اور اجماعِ امّت سے یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ قرض پر ایک پیسے کا اضافہ بھی ربا ہے اور حرام ہے تو قیاس و تصوّر کی بناء پر اس اضافے کو معاوضے کا نام دے کر حلال ٹھہرانا کس طرح جائز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے؟ اس لئے کہ نصوص قطعیہ کے مقابلے میں قیاس اور عقلی توجیہات کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نقدین یعنی سونا چاندی اور کرنسی اپنی جبلّت اور ذات کے اعتبار سے ذریعۂ پیداوار نہیں ہے بلکہ صرف ایک قوتِ خرید ہے اور ذریعۂ تجارت ہے۔

اس سے نہ پیٹ بھرتا ہے، نہ پیاس بجھتی ہے، نہ یہ لباس ہے، نہ کتاب ہے، نہ دوا ہے اور نہ زمین اور کارخانہ ہے جس سے پیداوار حاصل کی جاتی ہو۔ یہ تو اشیاء صرف اور اشیاء استعمال کے تبادلے کا ایک ذریعہ اور مقیاس ہے جس سے قیمتوں کا تعیّن ہوتا ہے۔ جس شخص کو نقدین اور کرنسی کے ذریعے نفع کمانا ہو وہ اسے تجارت، شراکت اور مضاربہ میں لگائے، آخر ذریعۂ تجارت کو بجائے خود سامانِ تجارت بنانے اور اشیاء استعمال تصوّر کرنے میں کرنسی معقولیت ہے؟ سونے چاندی کے استعمال کا کرایہ ہی تو وہ ربا ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے! امام غزالیؒ ۵۰۵ھ نے احیاء العلوم میں اس بارے میں تفصیلی بحث کی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے:

"روپوں اور اشرفیوں ہی سے دنیا کا نظام چلتا ہے۔ ان کی ذات میں تو کوئی نفع نہیں ہے، لیکن ضرورت کی چیزیں حاصل کرنے میں لوگ ان کو واسطہ اور ذریعہ بنانے پر مجبور ہیں۔ انہی کے ذریعے معلوم ہوسکتا ہے کہ مثلاً زعفران کی کتنی مقدار ایک اُونٹ کی قیمت بن سکتی ہے اور ایک اُونٹ زعفران کی کتنی مقدار کی قیمت بن سکتا ہے.... تو جو شخص روپوں اور اشرفیوں میں ربا کا معاملہ کرتا ہے، وہ کفرانِ نعمت کرتا ہے اور ظلم کرتا ہے، اس لئے کہ یہ تو اشیاء ضرورت کے حصول کا ذریعہ ہیں، بجائے خود ان کی ذات میں کوئی نفع اور فائدہ نہیں ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب ان کو سامانِ تجارت بنا لیا جائے اور ان کے استعمال کا کرایہ لیا جائے تو یہ ان کی اصل حکمتِ تخلیق کے خلاف ان کو بذاتِ خود مقصود بنانا ہے اور کفرانِ نعمت ہے[1]"

شیخ محمد عبدہ فرماتے ہیں: "سونا چاندی چیزوں کی قیمتوں کے تعین کے لئے ترازو ہیں تو جب ان کی اصل حیثیت بدل دی جائے اور زرِ نقد بجائے خود ذریعۂ آمدن بن جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دولت عام لوگوں کے ہاتھوں سے کھنچ کر ان لوگوں کے ہاتھوں میں جمع ہو جائے گی۔ جن کا کام ہی یہ ہوتا ہے کہ زرِ نقد سے زرِ نقد کمائیں[2]"

چنانچہ مشہور فلسفی ارسطو فرماتے ہیں:

"سود ایک طریقۂ کسب ہے جس میں زرِ نقد سے زرِ نقد کمایا جاتا ہے جو خلافِ طبع ہے۔ اس لئے کہ زرِ نقد اس لئے ہے کہ وہ مبادلہ کا ذریعہ بنے[3]۔"

سودی معیشت کے حامیوں کی جانب سے یہ بات بار بار دہرائی جاتی ہے کہ جب مکانات، سواریوں، زمینوں اور دوسری اشیاءِ استعمال کا کرایہ جائز ہے تو سونے چاندی اور کرنسی کا کرایہ کیوں ممنوع ہے؟ اس کا شرعی جواب تو یہ ہے کہ اشیاءِ استعمال کا کرایہ رسول اللہ ﷺ نے جائز قرار دیا ہے اور زرِ نقد کا کرایہ رسول اللہ ﷺ نے ناجائز قرار دیا ہے اور عقلی وجہ یہ ہے کہ مکان، سواری اور زمین وغیرہ استعمال کی چیزیں ہیں اس لئے ان کا کرایہ جائز ہے اور زرِ نقد استعمال کی چیز نہیں ہے،

---

[1] احیاء العلوم کتاب الشکر الرکن الاول طبع بیروت ۱۹۸۶ء ج ۴ ص ۹۶-۹۷

[2] تفسیر المنار طبع بیروت، ج ۳، ص ۱۰۸-۱۰۹

[3] بحوث فی الربا از ابو زہرہ

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اشیاء کے تبادلے کا ذریعہ ہے، اس کی ذات میں نفع آوری کی صفت سرے سے موجود ہی نہیں ہے تو اس کا استعمال کیسے ہوگا اور اس کا کرایہ کیسے وصول کیا جا سکے گا؟ سونے چاندی کا ڈھیر لگا دیجئے یا کرنسی کے نوٹوں سے پورا کمرہ بھر دیجئے اور پھر جتنی محنت ہو سکے کر لیجئے، آپ کو ان سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور آپ کی کوئی ضرورت بھی ان سے پوری نہیں ہوگی۔ ان سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ ان کو جیب میں ڈال کر بازار میں جائیے اور ضرورت کی چیزیں خرید کر لے آئیے! بعض حضرات نے اشیاء استعمال کے کرائے کی توجیہہ یہ کی ہے کہ ان کے استعمال سے قیمت میں کمی آتی ہے اور یہ چیزیں خراب ہو جاتی ہیں۔ کرایہ دراصل اس نقصان اور قیمت کی کمی کا معاوضہ ہے، لیکن یہ توجیہہ اکثر اشیاء میں تو درست ہے لیکن زمین کے کرائے میں مشکوک ہو جاتی ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ نقد سرمایہ بذاتِ خود استعمال کی چیز نہیں ہے بلکہ تجارت کا ایک ذریعہ ہے اس لئے اس کا کرایہ ربا ہے اور ممنوع ہے اور اس تجارت کا نفع جائز ہے جس کا یہ سرمایہ ایک ذریعہ ہے۔ اس لئے کہ تجارت میں تاجر محنت بھی کرتا ہے اور اس میں خسارے کا خطرہ بھی ہوتا ہے اور زرِ نقد کے کرائے میں محنت بھی نہیں کرنی پڑتی اور اس میں خسارے کا خطرہ بھی نہیں ہوتا۔ اس کے برعکس زمین کی تخلیق ہی اس لئے ہوئی ہے کہ اس سے پیداوار حاصل کی جائے۔ اس لئے اس کے استعمال کا کرایہ بھی جائز ہے اور بٹائی پر دینا بھی جائز ہے۔

کرنسی اور اشیاءِ صرف کی قیمتوں میں کمی بیشی قرض پر اثر انداز نہیں ہوتی۔

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ افراطِ زر کی وجہ سے کرنسی کی مالیت میں کمی اور اشیاءِ صرف کی قیمتوں میں اضافہ قرض کی رقم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مثلاً قرض دیتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقت ایک چیز سو روپے میں ملتی ہو اور قرض کی واپسی کے وقت اسی چیز کی قیمت ۱۲۰ روپے ہو جائے تو ۲۰ روپے مزید کرنسی کی قیمت میں کمی کی تلافی کے طور پر وصول کرنا جائز ہونا چاہیئے لیکن یہ بھی ایک حیلہ ربویہ ہے۔ فقہ کا قاعدہ ہے کہ الاقراض تقتضی بامثالھا یعنی قرضوں کی ادائیگی مثل سے ہوتی ہے۔ جتنا لیا تھا اور جس قسم سے لیا تھا۔ اتنا ہی اسی قسم سے واپس کیا جائے گا۔ قیمتوں میں کمی بیشی تو حالات کے تغیر سے یا حکومت کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ان حالات وعوامل کو قرض دار نے تو نہیں بدلا کہ وہ اس کی تلافی کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ قرآن کریم کا اٹل اصول تو یہ ہے کہ قرض دینے والے کو صرف اصل رقم کی وصولی کا حق ہے اور اصل رقم پر ایک حبہ زائد لینے کا حق بھی اسے حاصل نہیں ہے۔ وذروا ما بقی من الربا اور فلکم رؤس اموالکم اس قرآنی اصول پر زر نقد کی قوتِ خرید میں کمی بیشی کا کوئی اثر نہیں پڑتا کسی حدیث یا قول صحابی یا قول فقیہ میں اس اثر اندازی کا ذکر نہیں ہوا۔ اگر قرض دینے والے کا مقصد کسی کی ضرورت پوری کرنا اور احسان کرنا نہیں تھا بلکہ نفع کمانا مقصد تھا تو اپنے سرمائے کو تجارت میں لگا دیتا یا کسی کو مضاربت پر دے دیتا۔ یہ راستہ تو اس پر کسی نے بند نہیں کیا تھا۔ بعض لوگ کرنسی کی قیمت میں کمی کے اثرات سے بچنے کے لئے یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ قرض دیتے وقت یہ معاہدہ کر لیا جائے کہ ادائیگی جنس کی صورت میں کی جائے گی۔ مثلاً ۵۰۰ روپے قرض دیا اور میعاد آنے پر اس رقم کی جتنی گندم بنتی ہو یا جتنا کپڑا بنتا ہو، وہ دیا جائے تو اس طرح کرنسی کی قوتِ خرید میں کمی کے اثرات کا ازالہ ہو جائے گا لیکن یہ معاملہ تو پھر قرض کا نہیں ہوگا بلکہ بیع سلم کا معاملہ بن جائے گا۔ بیک وقت ایک ہی چیز میں دو معاملے تو نہیں کئے جاسکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرض ہے تو ادائیگی بالمثل کرنی ہوگی اور اگر بیع سلم ہے تو اس کی شرائط پوری کرنی ہوں گی۔ بیع سلم کے جواز کے لئے ضروری ہے کہ جنس کی قیمت معاہدے کی مجلس میں طے کی جائے اور یہ قیمت اسی مجلس میں بائع کو دے دی جائے، تاکہ اُدھار کے بدلے اُدھار کی صورت نہ بن جائے، جواز روئے حدیث منع ہے اور جس چیز کی قیمت پیشگی دی گئی ہو، اس کی مقدار، جنس، صفت، ادائیگی کا وقت اور ادائیگی کی جگہ یہ سب چیزیں بغیر کسی ابہام کے متعین ہوں۔ دراصل اس نوع کی تجویزیں حیل ربویہ ہیں جو سودی ذہنیت کی پیداوار ہیں۔ سیدھی سی بات ہے کہ قرض کو تجارت کے اصول پہ دینا قرض کی اصل روح کے منافی ہے۔ تجارت کا مقصد کسبِ مال اور نفع کمانا ہے۔ لہٰذا اس میں نفع و نقصان کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے، مگر قرض تجارت نہیں ہے بلکہ احسان ہے جس میں مادی نفع کے چور دروازے تلاش کرنا احسان کے تقاضوں کے خلاف ہے۔

تجارتی اور غیر تجارتی دونوں قسم کے قرضوں پر سود لینا اور دینا حرام ہے

سودی ذہنیت والوں کی جانب سے یہ بات بھی اصرار کے ساتھ بار بار دُہرائی جاتی ہے کہ قرآن کریم نے ذاتی ضرورت پوری کرنے کے لئے لئے گئے قرض پر سود کو حرام قرار دیا ہے۔ تجارتی مقاصد کے لئے حاصل کردہ قرض پر نفع کو حرام نہیں کیا اور یہ ربٰو کی تعریف میں شامل ہی نہیں ہے۔ اس لئے کہ عربوں میں تجارتی قرضوں پر سود مروج ہی نہیں تھا بلکہ صرفی مقاصد کے لئے حاصل کردہ قرضوں پر سود لیا جاتا تھا جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے۔ یہ بات قرآن و سنت کی واضح نصوص کے بھی خلاف ہے اور تاریخی حقائق کے بھی خلاف ہے۔

یہ ایک تسلیم شدہ قاعدہ ہے کہ عدالتیں قانون کے اصل متن کے مطابق فیصلہ دیتی ہیں، اگر متنِ قانون کے الفاظ عام ہوں اور ان عام الفاظ کے بعد کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقرہ استثنائیہ، فقرہ شرطیہ یا تشریحی فقرہ موجود نہ ہو اور مجموعہ قوانین میں کوئی دوسری دفعہ بھی اس قانون میں تخصیص کرنے والی موجود نہ ہو تو عدالت اسے عام ہی قرار دے گی، اگر کوئی شخص اس عام قانون میں اپنی صوابدید یا ذاتی رائے کی بناء پر تخصیص کرتا ہے تو یہ قانون کی تعبیر نہیں ہوگی بلکہ نئی قانون سازی سمجھی جائے گی۔ اس مسلمہ قاعدے کی روشنی میں حرمتِ رباء سے متعلق نصوص (متن قانون) پر غور کرنا چاہیئے۔ احل اللّٰہ البیع وحرّم الرّبا، اور وذروا ما بقی من الرباء میں لفظ الرّبا لفظِ مفرد ہے۔ جس پر الف لام استغراقی داخل ہوا ہے اور اس کے معنے ہیں کہ ہر قسم کا ربا حرام ہے خواہ تجارتی قرض ہو یا صرفی قرض۔ اسی طرح کل قرض جرّ نفعاً فھو ربا حدیثِ رسولؐ ہے جس کا حوالہ پہلے دیا جا چکا ہے۔ اس میں بھی ہر قسم کے قرض پر ہر قسم کے نفع کو ربا کہا گیا ہے جو حرام ہے۔ حرمت ربا سے متعلق متنِ قانون کی ان واضح قطعی اور عام نصوص کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ تجارتی قرضوں پر سود جائز ہے اور یہ لایعنی اور فضول قسم کی بحث چھیڑنا کہ عربوں میں تجارتی قرضوں کا رواج تھا یا نہیں اور ان پر سود لیا جاتا تھا یا نہیں؟ کہاں تک قابل توجہ ہے، اس کا فیصلہ فاضل عدالت بڑی آسانی سے کر سکتی ہے۔ ربا کی تعریف کے سلسلے میں جن روایات کا حوالہ دیا گیا ہے، ان میں کہا گیا ہے کہ لوگ قرض پر سود لیتے تھے۔ کسی روایت میں بھی نہیں آیا کہ یہ صرفی قرضے تھے، تجارتی قرضے نہیں تھے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اُس وقت تجارتی قرضے مروّج نہیں تھے، ثبوت پیش کرنا ان کے ذمے ہے، صرف نہیں کہہ دینا تو ثبوت نہیں ہے۔ تاہم چند روایات اور تاریخی حقائق پیش کئے جاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ عربوں میں تجارتی قرضوں پر بھی سود مروّج تھا جسے اللّٰہ تعالیٰ نے حرام کیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضحاک بن مزاحمؒ فرماتے ہیں کہ "جاہلیت کے دور میں لوگ سودی کاروبار کرتے تھے" دیتبایعون بہ[1])

تفسیر ابن جریر میں سند کے ساتھ وَذَرُوا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبَا کے شانِ نزول میں جو روایات نقل ہوئی ہیں، اُن کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت عباسؓ اور بنو مغیرہ کے ایک شخص کے درمیان کاروبار میں شراکت تھی۔ یہ دونوں بنو عمرو کو سودی قرض پر مال دیتے تھے جب اسلام کا دور آیا تو ان کا بہت سا مال سود میں لگا ہوا تھا (اموال عظیمۃ) اسی طرح بنو عمرو بھی بنو مغیرہ کو سودی قرضے دیا کرتے تھے۔ ان دونوں قبیلوں یعنی بنو عمرو اور بنو مغیرہ کے درمیان سودی قرضوں کا لین دین اور کاروبار جاری تھا، جب اسلام کا دور آیا تو بنو عمرو کا بہت سا مال (مال "کثیر") بنو مغیرہ پر واجب الادا تھا، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی کہ "چھوڑ دو جو کچھ بھی لقایا ہے سود کا"[2]

غور فرمائیے کہ بنو مغیرہ بنو عمرو کو سودی قرض دیتے تھے اور بنو عمرو بنو مغیرہ کو سودی قرض دیتے تھے اور دونوں کا مالِ کثیر ایک دوسرے کے ذمّے تھا، اگر یہ تجارتی قرضے نہیں تھے تو کیا مالِ کثیر کا مالک گھریلو اخراجات کے لئے قرض لیا کرتا ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں قبیلے ایک دوسرے کو تجارتی قرضے دیا کرتے تھے اور اس پر سود لیا اور دیا کرتے تھے۔ جب حرمتِ ربا کی آیت کا شانِ نزول ہی تجارتی قرضے ہیں تو ان کو اس آیت کے حکم سے کیسے خارج کیا جا سکتا ہے؟ — ابنِ جریرؒ نے حضرت عکرمہؓ کی

---

[1] تفسیر ابن جریرؒ، طبع مصر ۱۹۵۴ء ج ۳ ص ۱۰۷۔ تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۱۰۸

[2] تفسیر ابن جریرؒ، ج ۳، ص ۱۰۷ +

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت بھی نقل کی ہے کہ بنو عمرو کے جو افراد بنو مغیرہ کو سودی قرض دیتے تھے اور اُن سے سودی قرض لیتے بھی تھے، ان میں مسعود ثقفی، عبدیالیل، حبیب اور ربیعہ بھی شامل تھے اور یہ نام بنو ثقیف کے سرداروں کے ہیں جو نادار اور مجبور کے نہیں تھے، بلکہ مالدار لوگ تھے۔

اس کے علاوہ مولانا مودودیؒ نے انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا ۱۹۴۵ء کے ایک مضمون (بنکس) کے حوالے سے لکھا ہے کہ جزیرۃ العرب کے آس پاس کے ملکوں یعنی عراق، مصر، شام، یونان اور روم میں تجارتی، صنعتی اور ریاستی اغراض کے لئے دیئے گئے قرضوں پر سود لیا اور دیا جاتا تھا۔ ان ممالک کے ساتھ عربوں کے تجارتی تعلقات قائم تھے تو یہ کیسے فرض کر لیا گیا کہ عرب تجارتی قرضوں پر سود سے باخبر ہی نہیں تھے؟ (سود از مولانا مودودیؒ ص ۲۸۳ تا ۲۹۰)

غیر سودی بنکاری کی عملی صورت، نجی اور سرکاری بنکاری، ملکی اور غیر ملکی تجارت کی عملی تجاویز، مسلم اور غیر مسلم ریاست کے درمیان سودی کاروبار، مسلمان اور کافر کے درمیان دار الحرب میں سودی کاروبار کا مسئلہ، بیمہ کمپنیوں کا موجودہ سودی کاروبار، بیمے کی جائز صورتیں، بنکوں سے غیر سودی قرضے حاصل کرنے کی متبادل تجاویز، حکومت کی طرف سے جاری کردہ قرضوں پر سود، پراویڈنٹ فنڈ اور انعامی بانڈز ان سب عنوانات پر عدالت کے سوالنامے کے جواب میں میرے مقالے میں تفصیلی مباحث موجود ہیں۔ امید ہے کہ فاضل عدالت ان سے استفادہ کرے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفاقی شرعی عدالت پاکستان کا تاریخ ساز فیصلہ

۱۴ نومبر کو ایک عدالتی تار کے ذریعے مجھے اطلاع دی گئی کہ آج وفاقی شرعی عدالت اپنا فیصلہ سنا رہی ہے، چنانچہ ریڈیو، ٹی وی پر اس روز اس فیصلے کی تفصیلات آئیں۔ دوسرے روز تمام اخبارات میں وہ شائع ہو گیا۔ روزنامہ جنگ کے ۱۵ نومبر کے لاہور ایڈیشن میں جو شائع ہوا وہ اس طرح ہے:

سود سے متعلق ۲۲ قوانین کالعدم قرار دے دیئے گئے

وفاقی شرعی عدالت نے قرآن و سنت کے منافی آئینی دفعات کو ۳۰ جون ۹۲ تک اسلامی احکامات کے مطابق بنانے کی ہدایت کر دی بصورت دیگر میں تمام شقیں اگلے دن غیر مؤثر ہو جائیں گی

بینک کا سود "ربوٰا" کے دائرے میں آتا ہے اور "ربوٰا" اپنی تمام صورتوں میں حرام ہے، مسئلہ لمبے عرصے سے حل طلب تھا اس لئے سفارشات کا انتظار مناسب تصور نہیں کیا گیا، وفاقی شرعی عدالت

اسلام آباد (نیوز ڈیسک) وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس جناب ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن، جناب جسٹس ڈاکٹر علامہ فدا محمد خان اور جناب جسٹس عبید اللہ خان پر مشتمل فل بینچ نے گزشتہ روز سود سے متعلق ۲۲ قانونی دفعات کو قرآن و سنت کے خلاف اور کالعدم قرار دینے کا فیصلہ سنا دیا۔ وفاقی شرعی عدالت کے پریس ریلیز کے مطابق اس فیصلے کے ذریعے ۱۱۹ شریعت درخواستوں اور ۳ سود مولڈ نوٹسوں کو نمٹا دیا گیا۔ عدالت نے ان دفعات کو ۳۰ جون ۱۹۹۲ء تک اسلامی احکامات کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مطابق بنانے کی ہدایت جاری کر دی۔ بصورتِ دیگر یہ دفعات یکم جولائی ۱۹۹۲ء سے موثر نہیں رہیں گی۔ یہ دفعات حسب ذیل قوانین کی ہیں۔ انٹرسٹ ایکٹ مجریہ ۱۸۳۹ء (۲) گورنمنٹ سیونگ بینک ۱۸۷۳ء (۳) نیگوشی ایبل انسٹرومنٹس ایکٹ ۱۸۸۱ء (۴) قانون دستاویزات قابل بیع وشرا مجریہ ۱۸۸۱ء (۵) لینڈ ایکوزیشن ایکٹ ۱۸۹۴ء (۶) دی کوڈ آف سول پروسیجر ۱۹۰۸ء (۷) کوآپریٹو سوسائٹی ایکٹ ۱۹۲۵ء، کوآپریٹو سوسائٹی رولز ۱۹۲۷ء (۹) انشورنس ایکٹ ۱۹۳۸ء (۱۰) اسٹیٹ بنک آف پاکستان ایکٹ ۱۹۵۶ء (۱۱) ویسٹ پاکستان منی لینڈرز رولز ۱۹۶۵ء (۱۲) پنجاب منی لینڈرز آرڈیننس ۱۹۶۰ء (۱۳) سندھ منی لینڈرز آرڈیننس ۱۹۶۰ء (۱۴) صوبہ سرحد منی لینڈرز آرڈیننس ۱۹۶۰ء (۱۵) بلوچستان منی لینڈرز آرڈیننس ۱۹۶۰ء (۱۶) ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ بینک آف پاکستان رولز ۱۹۶۱ء (۱۷) زرعی ترقیاتی بینک پاکستان قواعد مجریہ ۱۹۶۱ء (۱۸) بینکنگ کمپنیز آرڈیننس ۱۹۶۲ء (۱۹) بینکنگ کمپنیز رولز ۱۹۶۳ء (۱۹) بینکس نیشنلائزیشن پے منٹ آف کمپنیز رولز ۱۹۷۴ء (۲۰) بینکنگ کمپنیز ریکوری آف لونز آرڈیننس ۱۹۷۹ء (۲۱) پاکستان انشورنس کارپوریشن ایمپلائز پراویڈنٹ فنڈ ریگولیشن ۱۹۵۴ء (۲۲) جنرل فنانشل رولز آف دی سنٹرل گورنمنٹ مع ڈرائنگ اینڈ ڈسبرسنگ آفیسرز بک۔ شریعت درخواستوں کو نمٹانے کی غرض سے وفاقی شرعی عدالت نے ربوٰا کی تعریف بینکوں کے نظام افراطِ زر اور کرنسی کی قیمت میں کمی سے متعلق ایک سوالنامہ مرتب کیا اور اسے ملکی اور غیر ملکی ممتاز علماء کرام، اہلِ علم، ماہرینِ معاشیات اور بینک کاروں کو بھیجا گیا تاکہ ان سوالات کے بارے میں ان کی آراء معلوم کی جاسکیں۔

عدالت کی جانب سے کی جانے والی درخواست پر اہلِ علم، ماہرینِ معاشیات بینکاروں اور علماء نے عدالت کے سامنے اپنے دلائل پیش کیے۔ عدالت نے

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام پہلوؤں اور فاضل وکیل کی جانب سے اُٹھائے جانے والے نکات کا قرآن وسنت کی روشنی میں جائزہ لیا اور اس نتیجے پر پہنچی کہ بینک کا سود ربٰو کے دائرے میں آتا ہے اور ربٰوا اپنی تمام صورتوں میں قطعاً حرام ہے، خواہ قرض پیداواری مقصد کے لئے لیا گیا ہو یا صرفی مقصد کے لئے قرآن کریم اور سنت کی تصریحات کے علاوہ مدت کے بالمقابل قرض میں منافع کے ربٰو ہونے پر تمام اُمت کا اجماع ہے۔ اسلامی فقہ اکیڈمی جو اسلامی ممالک کی تنظیم او، آئی، سی کے تحت ۱۹۸۳ء میں قائم ہوئی، اس نے ۱۹۸۵ء میں جدہ میں منعقد ہونے والے اپنے دوسرے اجلاس میں، جس میں تمام ممبر ممالک کی نمائندگی موجود تھی، فیصلہ دیا کہ بینک کا سود ربٰوا ہے جو قرآن کریم میں حرام قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی آیات حرمتِ ربٰو کے بارے میں بالکل واضح اور قطعی ہیں اور ان میں سود مفرد اور سود مرکب کا کوئی فرق نہیں ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سود کے راستوں کو بند کرنے اور تبادلۂ اشیاء میں رونما ہونے والی ناہمواریوں کو ختم کرنے کے بارے میں بہت فکرمند تھے۔ اس موضوع پر بہت سی احادیث موجود ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیاتِ طیبہ میں اسلامی احکام کو نافذ فرمایا۔ عدالت نے متشابہات کے اصل مفہوم کا جائزہ لیا اور دو فاق اور صوبوں کی جانب سے پیش کی جانے والی اس دلیل پر غور کیا کہ ربٰو متشابہات کے دائرے میں داخل ہے اور عدالت اس نتیجے پر پہنچی کہ یہ دلیل غلط اور غیر صحیح ہے۔ مسئلہ کی تطبیق، جس کے بارے میں کہا گیا کہ علماء کانفرنس مشرقی جاوا انڈونیشیا نے اسے اختیار کیا ہے، قرآن وسنت میں موجودہ اسلامی احکام کے مطابق نہیں ہے۔ عدالت نے شریعت ایکٹ کے تحت قائم ہونے والے کمیشن کی ربٰو سے متعلق سفارشات کے انتظار کو مناسب خیال نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا، کیونکہ یہ مسئلہ کافی عرصے سے حل طلب چلا آ رہا ہے۔ اس لئے عدالت نے ان درخواستوں کا فیصلہ کرنا اپنا فریضہ محسوس کیا۔ عدالت کا فیصلہ جناب چیف جسٹس نے تحریر کیا اور تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ فیصلے میں فاضل وکیل برائے وفاقی حکومت اور دیگر مدعا علیہان کے دلائل اور ان کی جانب سے پیش کی جانے والی تحریری آراء کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور صرفی اور تجارتی مقاصد کے لئے دیئے جانے والے قرضوں اور دیگر امور سے متعلق پہلوؤں پر مفصل گفتگو کی گئی۔ نفع نقصان کی شراکت کے بارے میں اسلامی احکام بالکل واضح ہیں اور مضاربہ اور مشارکہ کے ضمن میں جو اصول بیان کئے گئے ہیں، ان پر عمل کیا جانا چاہیئے۔ فیصلے میں غیر سودی بینکاری سے متعلق متبادل تجاویز پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ یہ بھی واضح کر دینا ضروری ہے کہ معاملے کی اہمیت اور سود کے مسئلے کے بہت دُوررس اثرات کے مدِنظر عدالت نے ماہرینِ معاشیات اور ماہرینِ بینکاری سے مدد حاصل کی اور مسئلے کا بڑی تفصیل سے اسلامی احکام کی روشنی میں جائزہ لیا۔ (روزنامہ جنگ لاہور)

یہ فیصلہ ایک تاریخ ساز فیصلہ ہے جس کے ذریعے ۲۲ قوانین خلافِ قرآن وسنّت قرار دے دیئے گئے۔ اس طرح سود کی ممانعت اور حرمت نافذ کر دی گئی ہے اور حکومت کو ۳۰ جون ۱۹۹۲ء سے پہلے پہلے ان قوانین کی تنسیخ کے لئے کہا گیا ہے، ورنہ یہ قوانین اس تاریخ کے بعد خود بخود کالعدم قرار پائیں گے۔ فیصلے کے بعد حکومت کے لئے کسی صورت مناسب نہ ہوگا کہ وہ شریعت کے خلاف سود کو جاری رکھنے کے لئے کسی عدالت میں اپیل کرے اور "سٹے" لینے کی کوشش کرے۔ یہ کارروائی اس کے حسنِ نیّت کو مشتبہ کر دے گی اور ہر شخص یہ محسوس کرے گا کہ ۴۴ سال سے ملک میں سود کا اجراء اس کی اپنی مرضی سے رہا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ خدائی قوانین کی خلاف ورزی جان بوجھ کر رہی ہے، جس کے لئے اس کے پاس کوئی قانونی اور اخلاقی جواز موجود نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آگے کا مرحلہ

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس نے اپنے کمزور بندوں کی مدد فرمائی اور ملک میں قانونی اور عدالتی سطح پر سود کی حرمت کا اعلان خود وفاقی شرعی عدالت کے فرمان سے کر دیا گیا۔ یہ ایک عظیم فتح ہے جو مسلمانان پاکستان کو علماء کرام کی متفقہ جدوجہد اور متحدہ پلیٹ فارم سے حاصل ہوئی ہے۔ ہم اس کامیابی پر خدائے عظیم و برتر کا شکر ادا کرتے ہیں اور اسی کی جانب سے آگے کے مراحل میں تائید و توفیق کے امیدوار ہیں۔

کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کو سود کے خلاف قانونی فتح حاصل ہو گئی ہے، لیکن عوامی دباؤ کو قائم رکھ کر ہی حکومت کو یہ کڑوی گولی نگلنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ یہ کام پیہم دباؤ اور جدوجہد کے ذریعے ہی ممکن ہے کہ حکومت اب سود کی لعنت سے برضا و رغبت چھٹکارا پائے اور امریکہ جیسے سرمایہ دار ممالک کو اربوں روپے سالانہ سود ادا کرنے سے باز رہے۔ آخر یہ کہاں تک مناسب ہے کہ قوم کی نئی نسلوں کے منہ سے نوالہ چھین کر اسے ظالم سود خور مہاجنوں کے حوالے کر دیا جائے۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ علماء کرام کا ایک وفد بھیجا جائے جو غیر ملکوں کے مہاجنوں سے مذاکرات کر کے ان پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت کرے کہ سود لینا اور دینا دونوں باتیں ہمارے دینِ اسلام میں حرام ہیں، اس لئے باقی ماندہ سود چھوڑا جائے یا اس کی کوئی دوسری جائز صورت اختیار کی جائے۔

معرکۂ سود کے بعد آگے کا مرحلہ بھی قومی لحاظ سے بیحد اہم ہے۔ اب ہمیں ملک کے ذرائع ابلاغ کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی جدوجہد کا آغاز کرنا ہے۔

قرار دادِ مقاصد اور دیگر اسلامی دفعات کی رو سے حکومت پابند ہے کہ پاکستان کے مسلمان عوام کی زندگیوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کا اہتمام کرے۔ یہ کام وہ تین طریقوں سے سرانجام دے سکتی ہے۔

۱۔ تمام حکام اسلام کے سانچے میں ڈھل کر عوام کے سامنے ایک قابلِ عمل شاندار نمونہ پیش کریں۔

۲۔ نظامِ تعلیم اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ اسلامی بنایا جائے اور نصاب سے لے کر اساتذہ تک اسلامی تعلیمات کا نمونہ ہوں۔

۳۔ ملک کے جملہ ذرائع ابلاغ، ریڈیو، ٹی وی اور اخبارات کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کیا جائے اور ان میں سے غیر اسلامی عناصر کو ختم کر کے اسلامی تہذیب، اسلامی کلچر اور اسلامی زندگی کا عملی مظاہرہ کیا جائے۔ ناچنے گانے والے بھانڈوں اور کھلنڈروں کو قومی ہیرو بنانے کی بجائے صلحائے ملت، صحابۂ کرامؓ، خدامِ قوم اور رسولِ اکرمؐ کو ملت کے لئے قابلِ تقلید نمونہ کے طور پر پیش کیا جائے۔ چنانچہ ہم نے ذرائع ابلاغ کو امریکی تہذیب سے پاک کرنے اور اسلامی تعلیمات کے اجراء کے لئے عدالت عالیہ میں ایک رٹ دائر کر رکھی ہے۔ اگر سود کے بعد اب ہم ذرائع ابلاغ کو اخلاقِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کردار کی تعمیر کے لئے استعمال کرنے کی جدوجہد کو تیز کر دیں تو ہم اصلاحی جہادِ زندگانی کا ایک اور مورچہ فتح کر سکتے ہیں۔ آیئے اب ہم اس جہاد میں شریک ہو کر ملت کی خدمت اور خدا اور رسول ؐ کی رضا کے حصول کی جدوجہد میں مصروف ہو جائیں۔

ہماری زندگی کا مقصد

خدا کے دین کی

سربلندی

اور

نفاذ ہے

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

مقاصد

جمعیّت اتحاد العلماء پاکستان

- تمام علماء حق کو غیر اسلامی اور لادینی قوتوں کے مقابلے پر اعلائے کلمۃ اللہ کیلیے مجتمع ومتحد کرنا۔
- مُلک میں دین کو سربلند کرنے کے لیے جدّوجہد کرنے والی قوّتوں کے ساتھ ہر نوعیت کا عملی تعاون کرنا۔
- علماء کے اندر سے گروہ بندی ختم کر کے انہیں دینِ حق کی مثبت خدمت کے لیے آمادہ کرنا۔
- علماء اور عوام النّاس میں فرقہ بندی اور گروہ بندی کے رُجحانات کی شدّت کم کر کے اختلافات کو علمی سطح پر رکھنے کی سعی کرنا۔
- دینی مدارس کی ترقّی و امداد کے لیے تمام ممکن تدابیر بروئے کار لانا۔
- مجلسِ تحقیقِ علمی کے ذریعے اجتماعی فتویٰ کی فضا پیدا کرنا۔
- نظریۂ پاکستان یعنی پاکستان برائے اسلام کی علمی سطح پر خدمت کرنا۔